Registered No. L. 89.

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر (۶) مطبوعہ ۱۰ فروری ۱۸۹۹ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

گلدستہ اخبارات

بنگلور کے مفسدان طاعون کو سزائیں دی گئیں، ۷ اشخے ایک بری ۲ رہا باقی ۱۴ سزایاب ہوئے۔

جنرل ایجرٹن یکم اپریل کو پنجاب فرانٹیئر فورس کی کمان لینگے جب کہ فوجی کے کرنل والس فوج خیبر کی کمان لیں گے۔

حضور لارڈ کرزن نے ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ کا پیٹرن ہونا قبول فرمایا۔

کراچی اور بمبئی میں مرض طاعون پھر سر اٹھانے لگا۔

مدراس سے خبر آئی کہ ایک مشتبہ واردات طاعون نیلگری میں ایک دایہ کو ہوئی۔

افواہ ہے کہ امیر کابل کا حریف سکندر خاں جو سمرقند میں روسی گذارہ پر ہے کابل پر حملہ کرنا چاہتا ہے کہ ڈ

دہلی کے قاتل طوائف مشیہ خود مسمی غلام دستگیر کی سزائے پھانسی چیف کورٹ میں بحال رہی گذشتہ ۳ فروری کو پھانسی دیا گیا۔

ضلع جھانسی کا سب ڈویزن للت پور گذشتہ ماہ حال سے توڑ ڈالا گیا ہے۔

کلکتہ میں سینٹ پال کتھڈرل میں ڈاکٹر ولڈن صاحب لاٹ پادری کئے گئے اس جلسہ میں حضور والسرائے بھی تشریف فرما ہوئے تھے۔

مہاراجہ سوریہ کانت آچاریہ نے کلکتہ میں گونگوں دہروں کے مدرسہ کی عمارت کے فنڈ میں ... ۳ دیا ہے۔

پولیٹیکل افسر مالاکنڈ کلکتہ میں آتے ہیں۔ سرحدی معاملہ میں مشورہ دیں گے ازاں بعد رخصت پر جاویں گے۔

پیرس کے اخبار ٹیمس کے نامہ نگار لندن نے لکھا حضور پرنس آف ویلز کی چھوٹی لڑکی یونان کے پرنس جارج سے منسوب کی گئی۔ یہی پرنس جارج گورنر کریٹ مقرر ہوا ہے۔

چترال ریلیف کی افواج کی آمد و رفت اپریل سے مئی تک رہیگی خاص احتیاطیں رکھیں گے کہ ملا ہڈا سر نہ اٹھائے۔

سرحدی معاملات پر گفتگو کے باعث حضور کمانڈر انچیف نے دورہ برما ترک کیا اور آخر مارچ تک وہاں سے ہلنے کا نام نہیں۔

سرحد کوہ سمانا کی بعض ضعف چوکیاں خالی کریں گے باقی محفوظ کی جاویگی آب رسانی و سڑکوں کو ترقی دیجاویگی۔

پادری ایچ۔ وائیٹ صاحب پرنسپل بشپ کالج کلکتہ ہیں بجائے پادری میتھو صاحب مرحوم کے لاٹ پادری ہونگے۔

الہ آباد کے امتحان ایل۔ ایل۔ بی۔ میں ۲۴۳ سے ۵۴ پاس ہوئے۔ اور اُن میں بھی مسلمان ۸

کانپور میں ایک بڑا تاجر رکھی ناتھ عدالت جائنٹ مجسٹریٹ میں ماخوذ ہے کہ جان بوجھکر ۱۰۰۰ کا چوری کا نوٹ خریدا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای-ایم- وہری صاحب-ڈی-ڈی-ایڈیٹر
پادری ایچ گولکناتھ صاحب- پادری غلام مسیح صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری طالب الدین صاحب بی-اے- پادری پی-سی-اپل صاحب ایڈیٹرز

یمن کی بغاوت

عربی علاقہ یمن میں سلطان روم کی حکومت کے خلاف بغاوت کا زور ترقی پر پایا جاتا ہے۔ ضلع شانل میں ترکی فوج اور سرکش رعایا کے درمیان ایک عظیم لڑائی ہوئی- شاہی فوجوں نے فتح تو پائی اور مقام شانل فتح کر لیا لیکن اس لڑائی میں اُن کے دو ہزار سپاہی قتل و مجروح ہوئے اور سرکش رعایا کے مقتول و مجروح اس سے دو چند تھے- اس لڑائی کے بعد بھی بغاوت بدستور قایم ہے اور سرکش لوگوں کا حوصلہ پست نہیں ہوا بلکہ اور بڑھ گیا ہے- ترکی فوجیں سعدہ کی طرف بڑھ رہی ہیں جو سرکشوں کے لیڈر کا صدر مقام ہے- عبداللہ پاشا ترکی فوج کا افسر ہے اُس کو حکم آیا ہے کہ سعدہ پر قبضہ کرے- تمام نواح میں بدامنی اور بے آئینی پھیل ہوئی ہے سرکش لوگ ناکوں پر قابض ہیں جہاں سے ہٹانا آسان کام نہیں ہے اور یہہ بھی کہا جاتا ہے کہ ترکی سپاہی فوج کو چھوڑ کر فرار ہو رہے ہیں جس کی وجہہ سمجھ میں نہیں آتی- یہہ فساد ٹرکی کے حق میں اچھا نہیں ہے۔

حضور لارڈ کرزن صاحب زنانہ ڈاکٹری کے طرفدار ہیں لیڈی ڈفرن فنڈ سے متعلق جو تمغے لارڈ ڈفرن صاحب نے مقرر کئے تھے اور جنکو بلحاظ ترقی زنانہ ڈاکٹری کے لارڈ لینسڈون صاحب نے بھی جاری رکھا تھا انکو آپ نے بھی برقرار رکھنے کا ارادہ کیا ہے۔

گورنمنٹ ہند نے حکم دیا ہے کہ فوج والنٹیر کے بڑے افسروں کو ایک ایک سو روپیہ دیا جاوے کہ وردی اور سامان کی خرید میں کام آئے- اور اگر کوئی افسر اس رقم کو حاصل کر کے تین سال کے اندر افسری چھوڑ دیگا تو اُسکو یہہ روپیہ واپس کرنا ضروری ہوگا۔

وفات حسرت آیات

پھول تو کچھ دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

ہم کو ڈاکٹر چارلس سکاٹ مقیم پٹیالہ کے انتقال کی خبر سُنکر نہایت رنج ہوا موت تو سب پر لاحق ہے مگر ایک غنچہ کا بلا کھلے مرجھا جانا ایک نوجوان کا عین عالم شباب میں بن دکھلائے اپنے کل جوہر کے اس دنیا سے رحلت کرجانا علاوہ اسکے ایسے مونس کا جس کی زندگی سے فائدہ عام متصور تھا گنجایش ارمان کی چھوڑ جاتا ہے- صاحب مرحوم کے گذر جانے سے یہہ ارمان رہ گیا کہ کاش وہ زندہ رہتے اور اپنی زندگی کی پوری دوڑ کو جو قوم کی خدمت کے لئے وقف تھی پورا کرتے مگر اُس احکم الحاکمین نے یہی بہتر سمجھا کہ اُس کو بالاترین خدمت کے لئے اپنے پاس بلا لیوے- خدا کے بند و بست و انتظام و تدبیروں پر ہمارا کلیہ بھروسہ ہے- ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ اُس نے کیا سو بھلا کیا اس ایمان کو ملحوظ خاطر رکھکر ہم کو کچھ شکایت نہیں ہو سکتی مگر مسلمہ ہے کہ انسان کے گذر جانے کے بعد اُس کے افعال پیروی کرتے ہیں- چنانچہ ڈاکٹر صاحب مرحوم کی چند روزہ زندگی کی صورت حال ایسی ہی ہے- آپ ایک اعلیٰ خاندان میں سے تھے- آپ کے والد ماجد یو-پی- مشن کے رکنوں میں سے تھے- پادری الیشع سیوفٹ مرحوم اور پادری سکاٹ صاحب مرحوم یو-پی- مشن کے پہلے مرید تھے اور دونوں صاحبان نے اُس مشن کے ساتھ عمدہ نبھائی- ڈاکٹر صاحب مرحوم نے اس ملک میں انٹرنس تک تعلیم پائی اور بعد ازاں امریکہ میں مزید تعلیم کے لئے ریفارمڈ پرسبٹرین مشن کے متعلق گئے اور وہاں پنسلونیا یونیورسٹی کا میڈیکل ڈپلومہ حاصل کیا اور مشن مذکور کے متعلق میڈیکل مشنری مقرر ہو کر پھر ہندوستان میں وارد ہوئے-

یہاں آتے ہی پادری سیوفٹ صاحب مرحوم کی دختر لیزی سیوفٹ سے شادی کر لی اور اپنا مشن پٹیالہ ریاست میں کھولا- یہاں آتے ہی آپ نے سب بڑوں اور چھوٹوں سے عمدہ رسوخ پیدا کیا- مشن کی کارروائی کے لئے زمین حاصل کی اور عمدہ عمارات اُس پر تعمیر کئے اور قابل قدر حکمت کے ساتھ مشن کے کام کو ترکیب دی اور گرد و نواح بلکہ ریاست نابھہ تک اُس کو پھیلایا- آپ کے ہاتھ سے بہت لوگوں نے مسیحیت سے شرف حاصل کیا- آپ کی ہی تحریک سے اور انکی استعداد و لیاقت کو باور کر کے ریفارمڈ پرسبٹری نے ایک علم الہی کا مدرسہ بھی وہاں قایم کیا جو اُن کی زیر نگرانی اور زیر پرنسپل شپ میں بہت فروغ پا گیا- وہ ریفارمڈ پرسبٹرین مشن کے ایک اعلیٰ رکن تھے اُن کے انتقال سے ایک بڑا حصہ مشن کے کام کا خالی ہو گیا ہے- خدا آپ کے پس ماندوں خصوصاً اُن کی بیوہ اور بال بچوں پر رحم فرماوے اور اپنی تسلی عنایت کرے- ع

مبارک ہیں وہ مُردے جو کہ مرتے ہیں مسیحا میں
وہ اپنی محنتوں سے چھوٹکر آرام پاتے ہیں

راقم- ایچ- جی

بقیہ

نئی یروشلم

دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۲ جنوری ۱۸۹۹ء

(۶) اس میں کوئی ہیکل نہیں ہے۔ "اور میں نے اس میں کوئی ہیکل نہ دیکھی کیونکہ خداوند خدا قادر مطلق اور برہ اس کی ہیکل ہیں" (آیت ۲۲) ہیکل سے مراد ہے پوشیدگی یا ایک خاص مکان کی جہاں خدا آپ کو اُن پر ظاہر کرتا تھا جو عبادت کے واسطے وہاں جمع ہوتے تھے مگر یہہ سب کچھ گذر گیا نیز اب (حالانکہ ہم زمین پر ہیں تو بھی پاکترین مکان میں دخل کی آزادی رکھتے ہیں) ہماری جگہہ نور میں ہے جیسا کہ خدا نور میں ہے لہذا آسمانی شہر میں خدا آپ کو کامل طور سے ظاہر کریگا۔ "اے میری روح برہ وہاں ہے اور خود خدا وہاں موجود ہے۔ الہی محبت میں جو تمام کو معمور کرتی ہے تو بھی نہایت مبارک ہوگی۔ خدا اور برہ بس یہہ کافی ہے میں اُس الہی چشمہ سے واقف ہوں جس سے خوشی اور محبت نکلتی ہیں اور کوئی زبان اس کا بیان نہیں کرسکتی تاہم میں جانتا ہوں کہ سب میرا ہے"۔

(۷) وہاں مخلوق روشنی کی حاجت نہیں۔ "اور وہ شہر سورج اور چاند کا محتاج نہیں کہ وے اُس کو روشن کریں کیونکہ خدا کے جلال نے اُس کو روشن کر رکھا ہے اور برہ اُس کی روشنی ہے" (آیت ۲۳)

اگر وہاں خدا کا کامل دیدار حاصل ہو تو مخلوق روشنی کی حاجت نہیں۔ جب وہ ظاہر ہوگا اس کا جلال اُس شہر کو روشن کریگا اور برہ اُس کی روشنی ہے "مگر کون اُس زندہ نور کے جلیل شعلہ کا بیان کرسکتا ہے کیونکہ وہاں خدا اپنی تمام تجلی کو دکھاویگا اور برے کا سارا جلال وہاں موجود ہے۔ خدا اور برہ اُس شہر کی ہیکل اور روشنی ہیں اور نورانی فوجیں ہمیشہ کے لئے اُس واضح اور روشن راز میں شریک ہیں"۔

یہاں تک ہم نے اس شہر کے اوصاف اور نشانات کا بیان کیا ہے۔ اب ہم غور کرینگے کہ اس کے بعد کیا مذکور ہے یعنے اس شہر کے رشتہ اور تعلق کا ذکر کرینگے جو اس میں اور اُس زمانہ کی زمین میں ہوگا یعنے ہزار سال کے زمانہ میں۔ اوّل اِس بات پر خیال کرنا مناسب ہے "اور سب قومیں جنہوں نے نجات پائی اِس کی روشنی میں پھرینگی اور زمین کے بادشاہ اپنا جلال اور عزت اس میں لاتے ہیں" (آیت ۲۴)

دو جملوں کی تھوڑی تبدیلی سے یہہ نوشتہ بہت عمدہ طور سے سمجھ میں آسکتا ہے۔

اوّل جملہ "جنہوں نے نجات پائی" انجیل کے عمدہ ترین اور نہایت معتبر نسخوں میں پایا نہیں جاتا کہ اِس کی سند نہیں ملتی۔ اور دوسرا لفظ "میں" کی جگہہ لفظ "تک" "یا "لئے" چاہئے ورنہ اِس سے یہہ نتیجہ نکلیگا کہ زمین کے بادشاہ اس آسمانی شہر میں دخل پاوینگے پس اِس نوشتہ سے ہمیں تسلیم حاصل ہوتی ہے کہ نئی یروشلم ایسی نہایت بڑی تجلی چمکیگی کہ قومیں اِس کی روشنی میں ہاں اُس جلال کی روشنی میں جس میں یہہ رکھی جائیگی اور جس سے یہہ منور ہوگی پھرینگی۔ لہذا یہہ زمینی یروسلم کے اوپر لٹکتی ہوگی اور اپنے اونچے اور سرفراز قیام سے خدا کے جلال کی روشنی جس سے یہہ محیط اور معمور ہوگی چاروں طرف پھیلاویگی۔ علاوہ بریں زمین کے شاہان اپنا جلال اور عزت اِس کے لئے لاوینگے اور ان تحائف سے اس کی تعظیم کرینگے کیونکہ وے جانیں گے کہ اِس شہر میں خدا کی عین حضوری ہے اور کہ یہہ اُس کی حضوری اور جلال کے ظہور کا منظر ہے کیونکہ خدا اور برہ کا تخت اِس میں ہوگا۔

اِس کے سوا لکھا ہے "اور اُس کے دروازے کبھی دن کو بند نہ ہونگے کہ رات وہاں نہ ہوگی اور وے قوموں کے جلال اور عزت کو اِس میں (اِس کے لئے) لاوینگے اور کوئی چیز جو ناپاک یا نفرتی اور جھوٹ ہے اِس میں کسی طرح در نہ آویگی مگر صرف وے ہی جو برے کی کتاب حیات میں لکھے ہوئے ہیں" (آیات ۲۵ سے ۲۷ تک دیکھو)۔ ہر ایک شخص جو اِس عبارت کا اُس نوشتہ سے جس میں زمینی یروسلم کے حق میں نبی کی معرفت ٹھیک ایسی ہی بات کہی گئی ہے مقابلہ کریگا تو اِن نوشتوں میں عجیب مطابقت پاویگا چنانچہ لکھا ہے "اور تیرے دروازے نت کھلے رہینگے وے دن رات کبھی بند نہ ہووینگے تاکہ قوموں کی فوجوں کو (دولت) تیرے پاس لاویں اور اُن کے بادشاہوں کو حشمت کے ساتھ" (یسعیاہ ۶۰: ۱۱)

بلاشک اِن دونوں شہروں میں نہایت ہی نزدیکی رشتہ اور تعلق ہوگا جیسا کہ قدیم زمانہ میں خیمہ کے اندر پاک جگہہ اور پاکترین مکان میں تھا۔ صرف امتیاز یہہ ہوگا کہ ایک شہر آسمانی قسم سے ہے اور دوسرا زمینی۔ کھلے دروازوں سے مراد ہے کہ اِس شہر میں کامل سلامتی اور امن وچین ہوگا کہ "وہاں نہ کوئی دشمن ہوگا اور نہ کوئی بد حادثہ" اور رات کے نہ ہونے سے صاف ظاہر ہے کہ سب قسم کی بدی گذر گئی اور اِس لئے اب ہمیشہ کا دن ہی دن ہے بلکہ صرف یہی نہیں کہ بدی گذر گئی مگر ناممکن ہے کہ کسی قسم کی شرارت وہاں دخل پاوے کہ اِس پاک شہر کا یہی نشان اور خاصہ ہے کیونکہ کوئی ایسی چیز اس میں نہ ہوگی مگر وے ہی جو برے کی کتاب حیات میں لکھے ہوئے ہیں"۔

اِس کے بعد ہم آب حیات کی ندی اور زندگی کے درخت کا احوال پڑھتے ہیں۔ "پھر اُس نے آب حیات کی ایک صاف ندی مجھے دکھائی جو بلور کی طرح شفاف

اور خدا اور برّے کے تخت سے نکلتی تھی اور اُس کی سڑک کے بیچ اور اُس ندی کے وار پار زندگی کا درخت تھا جو بارہ (قسم کے) پھل لاتا ہر ایک مہینے میں ایک پھل۔ اور اُس درخت کے پتّے قوموں کی شفا کے واسطے تھے" (مکاشفات ۲۲: ۱ و ۲ آیات) اِس تمام نوشتہ سے بھی اِس شہر کا ہزار سال کے زمانہ میں زمین کے ساتھ رشتہ اور تعلق ظاہر ہوتا ہے اور ہم پر کشف کیا جاتا ہے کہ یہہ شہر اُس زمانہ کی زندگی اور مبارکبادی کا گویا چشمہ اور منبع ہوگا۔ خدا اور برّے کا تخت فضل او زندگی کا ہمیشہ کی طرح چشمہ ہے اور زندگی کے درخت کے پتّے قوموں کی شفا کے واسطے ہیں۔ درخت کے بارہ پھلوں کو فقط وے جلیل لوگ جو اُس شہر میں ہیں کھائیں گے۔ اِس لئے یوں مرقوم ہے" پھر کوئی لعنت نہ ہوگی اور خدا اور برّے کا تخت اُس میں ہوگا اور اُس کے بندے اُس کی بندگی کریں گے اور وے اُس کا منہہ دیکھیں گے اور اُس کا نام اُن کے ماتھوں پر ہوگا اور وہاں رات نہ ہوگی اور وے چراغ اور سورج کی روشنی کے محتاج نہ ہونگے کیونکہ خداوند خدا اُن کو روشن کرتا ہے اور وے ہمیشہ بادشاہت کریں گے" (آیات ۳ سے ۵ تک)۔ آدم اپنے گناہ کے باعث باغِ عدن سے خارج کیا گیا تھا اور خدا نے" باغِ عدن کی پورب کی طرف کروبیوں کو چمکتی اور گھومتی تلوار کے ساتھ مقرر کیا کہ درختِ حیات کی حفاظت کریں" (پیدایش ۳: ۲۴) اب تو درختِ حیات شہر کی سڑک کے وار پار ہے اور جلیل شدہ مقدس اُس کے پھلوں پر پرورش پاتے اور خوشی حاصل کرتے ہیں۔ اِس لئے لعنت ہمیشہ کے لئے موقوف ہوگئی کیونکہ خدا اور برّے کا تخت وہاں موجود ہے اور اُس کے بندے کامل طور سے اُس کی بندگی کرتے اور اُس کے منہہ کو دیکھتے ہیں اور اُس کا نام اُن کے ماتھوں پر ہے۔

وہ مقدسوں کی کامل خوشی اور راحت کا لبریز پیالہ اور اُن کی مبارکبادی کے کیا ہی عجیب بیانات مذکور ہیں۔ اب اِس بات کا دوبارہ ذکر ہوا ہے کہ وہاں رات نہ ہوگی اور کہ اُن کو مخلوق روشنی کی ضرورت نہیں کیونکہ خدا خود اُن کی روشنی اور مبارکبادی کا چشمہ ہے اور اُس کا جلال تمام منظر کو منور کرتا ہے۔ ایسی حالت میں وے مسیح کے ساتھ اُس کی بادشاہت اور حکومت کے جلال میں شریک ہو کر ہمیشہ تک حکمرانی کریں گے۔

ہزار سال کے زمانہ میں ہم فقط زمینی مبارکبادی کا ہی نظارہ نہیں دیکھتے بلکہ خدا نے اپنے فضل سے ہم کو اجازت بخشی ہے کہ اِس آسمانی شہر کی مختلف کمالیتوں اور تجلیوں کو ملاحظہ کریں اور یاد رکھنا چاہئے کہ یہہ شہر اُس زمانہ کا خاص منظر اور شکلِ اعظم ہے۔

ہم نے اِس بات کا ذکر نہیں کیا کہ اِن دونوں شہروں یعنے آسمانی یروشلم او زمینی آبادی کے درمیان اتحاد اور آمد و رفت اور راہ و رابطہ ہوگا یا نہیں۔ اِس میں کچھ شک نہیں کہ اِن دونوں میں اتحاد اور آمد و رفت پائی جائیگی مگر نوشتوں میں اِس کا کچھ ذکر نہیں کہ مسیح بادشاہ کس طور اور ٹھیک ٹھیک طریقہ سے زمین کی حکومت اور حکمرانی کریگا مگر ہم کو معلوم ہے کہ" سلطنت اُس کے کاندھے پر ہوگی اور وہ اِس نام سے کہلاتا ہے عجیب۔ مشیر۔ خدا قادر۔ ابدیت کا باپ۔ سلامتی کا شاہزادہ۔ اُس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی وہ داؤد کے تخت پر اور اُس کی مملکت پر آج سے لیکر ابد تک بندوبست کرے گا اور عدالت اور صداقت سے اُسے قیام بخشے گا ربّ الافواج کی غیوری یہہ کریگی" (یسعیاہ ۹: ۶ و ۷ آیات)۔

غور سے دیکھتے ہیں یسے لب دست بستہ کھڑے ملایک سب
حکم کرتے ہیں پاک چپ ہیں اب اہو عجیب و مشیر قادر رب
رہبر دین پیشوا بے شک

بائبل اور ہمارا فرض

مضمون مندرجہ آریہ گزٹ مطبوعہ پانچ جنوری جو کسی اُپدیشک صاحب کی طرف سے شایع ہوا ہے ہمارے ملاحظہ سے گزرا جس کو ہم اختصار کے طور پر نقل کر کے اس کا جواب ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ اُپدیشک صاحب پہلے بائبل کی اصلیت بیان کرتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد اُس کے شاگردوں نے اُسکو لکھا۔ اور عیسائی لوگ مانتے ہیں۔ کہ اُس کی تالیف میں روح القدس کی امداد کے باعث کوئی غلطی نہیں ہوئی۔ پھر وہ انجیل کی فتوحات کی نسبت بیان کرتا ہے۔ کہ یہہ مشنری صاحبان کو ایسے جزائر میں لے جاتی ہے جہاں آدمیوں کو کھا جانے والی قومیں آباد ہیں۔ موت سامنے ہوتی ہے۔ لیکن انجیل وہاں بھی اُن کو لے جاتی ہے۔ جہاں انجیل اپنی سواری لے جاتی ہے شایستگی اور تعلیم اُس کے ہم رکاب ہوتی ہیں اِس واسطے اُن جزائر میں بھی جہاں کال ہاتھ پھیلائے نظر آتا ہے۔ وہاں بھی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ کیا بروئے مذہب کیا بروئے ملک ستانی۔ وہی انجیل ہندوستان میں اور جگہوں کی نسبت زیادہ شان و شوکت سے آئی۔ اور جگہوں میں پہلے انجیل جاتی تھی اور پھر ملک گیری ہوتی تھی۔ یہاں پر انجیل کے واسطے پہلے ہی میدان صاف تھا۔ پولٹیکل طور سے ہم پہلے ہی انجیل کے سایۂ عاطفت میں تھے۔ بعد ازاں انجیل خود تشریف فرما ہوئی۔ اور اپنے ساتھ ایسے زبردست اور ماہر جنگ جرنیل لائی جو قلیل عرصے میں ساٹھ ستّر ہزار ہندوستانی لوگوں کو مسیحی گلّے میں داخل کر گئے۔ اور علاوہ اِس کے انجیل کے ہاتھ اِتنا خزانہ تھا کہ شہروں کے شہر عیسائیوں کے آباد ہو سکتے تھے۔ پھر تو ایسی کامیابی ہوئی۔ کہ پچیس لاکھ ہندوستانی عیسائی ہو گئے۔ اب کوئی ایسا دن نہیں جب کہ

ہندوستان کے معصوم بچے اور نادان لوگ سینکڑوں دھرم نہیں چھوڑتے۔ پچھلے کام کی طرف دیکھکر ان لوگوں نے اندازہ لگایا ہی۔ کہ اب سے سو سال بعد ہندو عیسائی ہونگے۔ ٹھاکردوارو نکی جگہہ چرچ اور گنگا جمنا محض دریارہ جائینگے۔ کیا ان کا یہہ اندازہ غلط ہی۔ اگر ہندو دھرم کی دبکر اُٹھنے والی طاقت حدالاشی ہے گزر جاتی تو یہہ اندازہ نتیجے تک پہنچ چکا ہوتا۔ لیکن ہندو قوم میں یہی ایک نشانی باقی رہ گئی ہی۔ کہ موقع پر ایک ریفارمر پیدا کرسکتی ہی۔ بابا لال نے جو دارا شکوہ کو ہندو دھرم کا اُپدیش کیا۔ اگرچہ اور کچھہ نہ کرسکا۔ لیکن ہندو دھرم کی سچائیاں اُس کے آگے رکھدیں چنانچہ سب سے پہلے سوامی دیانند سرستی ریفارمر اُٹھا جس نے عیسائی مذہب کے برخلاف قلم کو اٹھایا۔ پھر تو ایسا راستہ صاف ہوگیا۔ کہ ہر ایک مذہبی اخبار اور اُپدیشک عیسائی مذہب پر حملے کرنے لگا۔ کہ ڈاکٹر نورمن جیسے مسیحیوں کو کہنا پڑا۔ کہ کوئی مشنری آریا سماجیوں کے ساتھہ بحث نہ کرے ہمارے دھرم میں کھنڈن کی کتابیں تو بہت سی لکھی جاچکی ہیں۔ مگر ایسے رسالے اب شایع ہونے چاہئیں۔ جو ہندو دھرم کا باقاعدہ پرچار کریں۔

جواب

(۱) ہم افسوس کرتے ہیں کہ آریا اُپدیشک صاحب نے خدا کے کلام کی خوبیوں کو اور مشنری صاحبان کی جان نثار کوششوں کو جو ہر جگہہ اور ہر زمانے میں بلکہ بقول اُن کے ہی مردم خور وحشیوں میں بھی ہوئیں) برباد ملک کا ذریعہ دکھلایا ہی۔ اور جنکے ساتھہ تائید آسمانی موجود رہتی ہی۔ ہندوستان میں اُنکی موجودگی کو ایسے طور پر دکھایا ہی کہ گویا وے اِس ملک کے لوگوں کیلئے ایک بربادی کا ذریعہ تصور ہوں

ہاں صاحب جب کسی چیز کو تعصب کی آنکھہ سے دیکھا جاتا ہی۔ تو ایسا ہی حال ہوا کرتا ہی بقول شخصے سہ

اگر بچشم عداوت نگہہ کنی در جوُر
مثالِ صورتِ یوسف دہد بنا خوبی

ہم پوچھتے ہیں؟ کیا ہندوستان میں مشنری صاحبان نے سوائے ہزارہا لوگوں کے جیسا کہ آپ لکھتے ہیں مسیحی گلّے میں داخل کرنے کے اور کچھہ نہیں کیا؟ ہندوستان میں جو مراسلہ ۱۸۵۴ء میں جاری ہوا کہ انگریزی تعلیم عام ہو اِس میں لارڈ مکالے کا مددگار کون تھا۔ کیا ڈاکٹر ڈف مشنری نہ تھا۔ جو اِسی بائبل خدا کے کلام کی اشاعت کے لئے آیا تھا۔ اگر وہ لارڈ مکالے کا مددگار نہ ہوتا۔ اور ایک پمفلٹ لکھکر شایع نہ کرتا۔ تو ہندوستان کو یہہ ترقّی کا دن نصیب نہ ہوتا۔

(۲) کس نے اِس ملک کے مکروہ دستورات مٹانے اور بنی آدم کی حالت سدھارنے کی کوشش کی۔ کیا اِسی بائبل خدا کے کلام نے نہیں۔ جس کو مشنری صاحبان لیکر اِس ملک میں آئے۔ جب انجیل اِس ملک میں آئی تو ہندوستان کی کیسی حالت تھی۔ کیسی کیسی کریہہ رسومات اور خرابیاں اِسی ملک میں موجود تھیں۔ مثلاً انسانی قربانیاں جگن ناتھہ کے رتھہ کے پہیوں کے تلے دبکر مرجانا کاشی میں کروت لیتے آرے سے کٹ جانا۔ جل پروا لینے گنگا میں ڈوبکر مرجانا۔ شوہر کے ساتھہ عورت کا ستی ہونا۔ یا بعض وقت زندہ عورت کا زمین میں دفن کرنا۔ اور اُس کی گردن باہر رکھنا تاکہ کوئی ظالم برہمن قساوت دلی سے اُسے مروڑ ڈالے۔ یا بعض قوموں کا لڑکیوں کو پیدا ہوتے وقت مارڈالنا۔ ہم پوچھتے ہیں؟ اگر ویدک دھرم میں اصلاح کی قابلیت تھی۔ تو ایسی خرابیوں کو کیوں نہیں دور کرسکا۔ حالانکہ بقولِ آریا صاحبان یہہ کروڑہا سال سے یہاں موجود تھا۔ دور کس طرح کرسکتا؟ یہہ تو خود ہی گُم شدہ حالت میں تھا۔ بقول شخصے سہ او خویشتن گُمست کرا رہبری کند۔ بلکہ جب تک بائبل اِس ملک میں نہیں آئی۔ پرانوں کے دھرم اور ویدک دھرم میں کوئی تمیز نہیں دکھائی گئی۔

(۳) ہم دلیری سے کہہ سکتے ہیں کہ اب جو انسانی ہمدردی کے طرح طرح کے اظہار اور رفاہ عام کے مختلف طریق کے کام مثلاً بیمار خانے اور غریب خانے وغیرہ جو آریا صاحبان کی طرف سے جاری ہیں۔ محض انجیل ہی کی روشنی اور مشنری صاحبان کی تعلیم کا نتیجہ ہیں۔ کیونکہ انجیل کے آنے سے پیشتر اُن کا نام ونشان بھی موجود نہ تھا۔ ہاں البتہ اتنا ضرور سُنا گیا کہ بُدھ مذہب کی طرف سے شہر بمبئی میں مچھر کھٹملوں۔ پسیّوں وغیرہ کی رکھشا کے لئے ایک مکان موجود تھا۔ اور اُن کی پرورش اِس طرح پر ہوتی۔ کہ اجرت پر آدمیوں کو برہنہ اندر چھوڑ دیا جاتا تھا۔ تاکہ اُن کا خون چوسنے سے اُن جانوروں کی زندگی قایم رہے۔

(۴) اگر ہندو دھرم اِس امر کو اپنے مذہب کی صداقت کی دلیل سمجھتا ہی کہ اس کی دبکر اُٹھنے والی طاقت نے مناسب وقت پر ایک ریفارمر دیانند سرستی جیسے کو پیدا کردیا۔ جس نے اپنی قلم اُٹھاکر عیسائی دھرم کا بڑے زور سے کھنڈن کیا۔ تو یہی دلیل مسلمانوں کے لئے بھی صادق آسکتی ہی۔ کیونکہ پنڈت دیانند کے پیشتر مولوی رحمت اللہ نے بھی بڑے زور سے اپنی قلم کو عیسائی مذہب کے برخلاف اُٹھایا۔ جن کے کھنڈن اور دیانند صاحب کے ستیارتھہ پرکاش والے کھنڈن کا اگر انصاف سے مقابلہ کیا جائے تو بڑا فرق معلوم ہوگا کیونکہ مولوی صاحب نے علمی طور پر کیا ہی اور پنڈت صاحب نے الزامی اور ڈھچری طور پر۔ جیسا کہ ستیارتھہ پرکاش مطبوعہ ۱۸۸۴ء صفحہ ۴۲۲ کے اِنتوسلع کی پیدائش کے بعد حنوک تین سو برس تک خدا کے ساتھ ساتھہ چلتا رہا) محقق اگر عیسائیوں کا خدا انسان نہ ہوتا تو حنوک اُس کے ساتھہ کیونکر چل سکتا۔



یہاں ساتھ ساتھ چلنے سے صاف اُس کی مرضی بجالانا مراد ہے جس کو ایک ادنیٰ آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ جس کو پنڈت صاحب نے اُلٹے معنوں میں ظاہر کر دیا۔ تو اِس صورت میں یہہ کوئی ہندو دھرم کی دبکر اُٹھنے والی طاقت کی تاثیر تو معلوم نہیں ہوتی نہ اِسلام کی۔ بلکہ یہہ محض انجیل ہی کی روشنی کا سبب ہے جس نے اِس ملک کے لوگوں اور مذاہب کو نیند سے جگا دیا۔ تاکہ سچائی ظاہر ہو جائے۔ اور یہہ بات کہ بابا لال نے داراشکوہ پر ہندو دھرم کی سچائی کو ظاہر کر دیا۔ ہاں برز صاحب کی تواریخ سے اتنا تو ضرور معلوم ہوتا ہے کہ داراشکوہ اُس اُپدیشک کی تاثیر سے مذہب ہمہ اوست کا پیرو ہو گیا۔ سو جس مذہب کو شاید آریا صاحبان بھی اچھا نہیں سمجھتے ہونگے۔

(۵) رہی یہہ بات کہ دیانند سرسوتی کے قلم اُٹھانے کے بعد ہر مذہبی اخبار اور اُپدیشک نے عیسائی مذہب پر حملہ کرنا شروع کر دیا۔ اس کی نسبت ہمارا یہہ جواب ہے کہ اِس قسم کی مخالفت کوئی نئی بات نہیں بلکہ اٹھارہ سو برس سے چلی آئی ہے۔ اور یہہ الٰہی مذہب ہر غالب پر غالب آتا رہا ہے۔ اور بقول آریا اُپدیشک ہی اگر یہہ وحشی اور مردم خور لوگوں میں جہاں اِس مذہب کے لے جانے والوں کے لئے کال ہاتھ پسارے کھڑا ہے۔ غالب آ جاتا ہے۔ اور خدا کا زبردست ہاتھ اُس کی تائید کے لئے موجود رہتا ہے۔ تو ایسے شائستہ ملک میں اُس کو غالب آنا کوئی دشوار نہیں۔ اور ہم مخالفت کرنے والوں کو ایک بزرگ یہودی گملئیل نامے عالم کا قول یاد دلاتے ہیں جس نے ایک یہودی جماعت سے جو اسیطرح عیسائی مذہب کی مخالفت پر آمادہ تھی۔ کہا اے اسرائیلی مردو خبردار تم ان لوگوں سے کیا کیا چاہتے ہو۔ اگر یہہ تجویز یا کام آدمی کا ہے تو جلد برباد ہو جائیگا۔ پر اگر خدا کا ہے تو اُس کو تم خراب نہیں کر سکتے ایسا نہ ہو کہ تم خدا سے لڑنے والے ٹھہرو۔

(۶) اور ڈاکٹر فورمن صاحب کا جو شاید اپدیشک صاحب کی پیدائش سے پیشتر سے خدا کا کام کرتے چلے آئے ہیں اور جنکا تمام لاہور کے آریا سماجوں میں مشکل سے کوئی ایسا ممبر ہوگا۔ جو آپ کا شاگرد نہ ہو۔ آریا صاحبان کے ایک کمزور مذہب کے سوالات کے جوابات دینے سے پہلو تہی کرنا۔ سمجھ میں نہیں آتا ہاں اگر کی ہو تو شاید اِس غرض سے ہو گی کہ اکثر آریا صاحبان کے سوالات کو تجری اور الزامی طور پر ہوتے ہیں۔ ایسے سوالات کے جوابات دینا صرف وقت کا ضایع کرنا ہے۔

(۷) اپدیشک صاحب کا آریا صاحبان کو ترغیب دینا کہ سوائے کھنڈن کے رسالوں کے ایسے رسالے بھی شایع ہونے چاہئیں۔ جو ہندو دھرم کا باقاعدہ طور پر پرچار کریں۔ جس کی وجہہ آپ نے یہہ بیان کی ہے۔ کہ مشنری صاحبان سینکڑوں اِس قسم کے رسالے ہمارے بچوں نا تعلیم یافتہ بھائیوں اور بہنوں کے لئے طیار کرتے ہیں۔ ہم کو بھی ایسے رسالے طیار کرنے چاہئیں۔ ہم خوش ہیں کہ اِس قسم کے رسالے شایع ہوں تاکہ سچائی ظاہر ہوتی چلی جائے۔ مگر ہم اتنا جتائے بغیر نہیں رہتے کہ جس مذہب کی بنیاد ہی میں کمزوری ہے اور جو اپنے میں عالمگیر ہونے کی قابلیت نہیں رکھتا۔ اور نہ غیر مذہب کے نو مریدوں کو پوری انسانی ہمدردی کے طریق پر قبول کر سکتا ہے۔ ایسے مذہب کو ایسے رسالوں کی اشاعت سے کوئی فایدہ نہیں پہنچ سکتا۔ بقول شخصے ؎

کوشش بیفایدہ است وسمہ برابروئے کور

راقم۔ یکے از ناظرین

بقیہ

ندیاں نہ کہ مٹکے

دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۳ فروری ۱۸۹۹ء

ایک اور بات توجہ طلب ہے اور وہ یہہ ہے کہ دریا بہتے

بہتے زیادہ گہرا ہوتا جاتا ہے۔ جیسا کہ کتاب کہتی ہے "جب خداوند نے یہہ کلمات اپنی زبان سے نکالے اُس وقت غالباً اُس کا اشارہ حزقیل کی کتاب کے ۴۷ باب کیطرف تھا جہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ہزار ہاتھ کی پیمایش کے بعد پانی پیشتر کی نسبت زیادہ گہرا ہو جاتا تھا۔ ممکن ہے کہ میں اِس وقت ایسے لوگوں سے ہم کلام ہو رہا ہوں جن کے بال سفید ہوتے جاتے ہیں کلیسیا میں یہہ رواج عام ہوتا جاتا ہے کہ لوگ بڈھوں کو کام سے ہٹا کر جوانوں کو اُن کی جگہہ بھرتی کرتے ہیں۔ آج کل ہر کہیں یہہ مشکل سن رسیدہ آدمیوں پر پڑ رہی ہے۔ لوگ اُن کو ہر جگہہ سے دھکیل کر نکالتے جاتے ہیں اور وہ خود بھی یہہ خیال کرتے ہیں کہ اب ہم اسی لایق ہیں۔ چنانچہ وہ بیدل ہو کر یہہ کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ اب تو میں پچاس سے گذر گیا۔ ساٹھ سے بڑھ گیا بلکہ اِس سے بھی زیادہ ہو گیا ہوں۔ سو اب مجھے دوسروں کو موثر کرنے کا کام اور لوگوں کے سپرد کرنا چاہئے"۔ جیسے وہ کم اعتقاد ہوتے ویسا ہی اجر اُن کو ملتا ہے۔ چنانچہ وہ دریا کو چھوڑ کر کیچڑ میں جا گھستے ہیں۔ مناسب ہے کہ ایسے لوگ خدا کا کلام لیکر حزقی ایل کے ۴۷ باب کو پڑھیں کیونکہ وہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ دریا اپنی زندگی بخش طاقت میں بہتے بہتے زیادہ عمیق اور وسیع اور بھرپور ہوتا جاتا ہے۔ پس یہہ کوئی معقول وجہہ نہیں کہ جسم کے کمزور ہونے پر اوروں کو فایدہ پہنچانے کی طاقت بھی کم ہو جائے۔ بلکہ برعکس اِس کے یہہ وقوع میں آنا چاہئے کہ جس قدر عمر کا پردہ گھسکر مہین ہوتا جائے اُسی قدر ابدی نور کی شعاعیں زیادہ کثرت کے ساتھ ہماری زندگی میں سے چمکیں۔

ایک اور بات غور طلب ہے اور وہ یہہ ہے کہ دریا زندگی بخش ہوتا ہے جہاں کہیں پانی ہوتا ہے وہاں زندگی

ہوتی ہے۔ کیا آپ کی زندگی بھی ایسی ہے؟ میں اِس دریا کی لہروں کا شور سن رہا ہوں وہ اُس دیوار کے پرے جو ہم نے اپنی بے ایمانی کے ہاتھوں سے کھڑی کی ہے شور کرتا ہوا بہہ رہا ہے۔ میری منت خدا سے آج یہہ ہے کہ یہہ دریا ایسے سیلاب کی صورت اختیار کرے جو بے ایمانی کی دیوار کو بہالے جائے۔ اے کاش کہ ہر شخص جو ان الفاظ کو پڑھتا ہے وہ اِس ابدی زندگی میں ڈوب جائے۔ یہہ آیت کیسی خوبصورت ہے۔ یردن دریا کی باڑھ فصل ربیع میں ہر طرف سے اپنے سب کناروں پر ہوتی ہے۔ اے کاش کہ یہہ وقت فصل ربیع کا وقت ہو کہ وہ کنارے جو اب تک تنگ رہے اِس زور آور دریا کے پانیوں تلے چھپ جائیں۔ اور ہم میں سے ہر ایک جانے کہ خدا کی محبت کے نیچے پناہ پانا کیا شے ہے۔ جب پانی تھوڑا ہوتا ہے کنارے زیادہ نظر آتے ہیں۔ لیکن جب پانی بہتایت سے ہوتا ہے تب کنارے ذرا بھی دکھائی نہیں دیتے۔ اِسی طرح جب خدا کی زندگی ہمارے اندر نہیں ہوتی تب ہماری ہستی کی حدود اور انتہائیں زیادہ نظر آتی ہیں۔ اُس میں جا بجا خشک زمین دکھائی دیتی ہے۔ لیکن جب خدا کے ساتھ وصل ہو جاتا ہے۔ تب خدا کی زندگی آدمی میں جاری ہوتی ہے۔ پھر لوگ آدمی کی طرف نہیں دیکھتے۔ بلکہ اُس دریا کی طرف دیکھتے ہیں جو اُس کے اندر بہتا ہے

ممکن ہے کہ آپ کو میری اِس بات میں مبالغہ معلوم ہو۔ یا شاید آپ یہہ کہیں کہ "صاحب یہہ باتیں یا تو مصنف کے حق میں یا اُسی قسم کے اور لوگوں کے متعلق صحیح ہوں تو ہوں کیونکہ وہ خاص طور پر خدا کے کام کے لئے بلائے گئے ہیں۔ لیکن ہم سے تو ایسا ہو نہیں سکتا۔" اچھا آپ عنوان کی آیات کی طرف پھر توجہ کریں۔ وہاں لکھا ہے "جو مجھ پر ایمان لاتا ہے" اور اِس سے تھوڑی دور آگے یہہ الفاظ مرقوم ہیں: "اُس نے یہہ روح کی بابت کہا جسے وہ جو ایمان لائے پانے پر تھے" اِس خیال سے کہیں اسم ضمیر وہ۔ لوگوں کو مغالطہ میں نہ ڈالے خداوند مسیح اِس کی تشریح کر دیتا ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے "جو مجھ پر ایمان لاتا ہے اُس کے بدن سے وغیرہ" یہاں صیغہ واحد کا استعمال ہوتا ہے۔ جس سے بخوبی اور باصفائی ظاہر ہوتا ہے کہ جس کے بدن سے جیتے پانی کی ندیاں نکل سکتی ہیں وہ کون ہے۔ جو ایمان لاتا ہے۔ یونانی میں یہہ خیال بڑی خوبصورتی سے ظاہر کیا گیا ہے۔ یونانی کا لفظی ترجمہ یہہ ہے "جو مجھ میں کو ایمان لاتا ہے" قواعد یونانی کے مطابق حروف مغیرہ میں اور کو باہم ملکر اِس حرکت پر دلالت کیا کرتے ہیں جو ایک شے دوسری شے کی طرف کرتی ہے۔ گویا مسیح کا یہہ مطلب تھا کہ جس شخص کا مزاج میرے مزاج کی طرف حرکت کرتا ہے۔ جس کی طبیعت روز مرہ رفاقت اور قربت کے لئے میری طبیعت کے نزدیک ہوتی جاتی ہے۔ اِس میں سے زندہ پانی کی ندیاں جاری ہوں گی۔

ایمان کیا شے ہے؟ ایمان اِس قدر عقلی شے نہیں جس قدر روحانی ہے۔ ایمان کا دوسرا نام لینا ہے۔ پس جو ایمان لاتا ہے وہی ہے جو لیتا ہے "جو مجھ پر ایمان لاتا ہے" کی بجائے ہم کہہ سکتے ہیں "جو مجھ سے لیتا ہے اِس میں سے ندیاں جاری ہونگی" مگر بیچ میں کوئی پردہ حائل نہ ہو۔ مسیح کے اور تمہارے درمیان راستہ صاف ہو۔ اُس کے سامنے گرو اور دعا مانگتے ہوئے پڑے رہو۔ جب تک کہ وہ اپنی زندگی تمہارے اندر نہ انڈیلے۔ ہاں تمہاری غلطی اِس بات میں ہے کہ تم اب تک مسیح کے لئے کام کرتے رہے ہو۔ اب تم مسیح کو اجازت دو کہ وہ خود تم میں سے اپنا کام کرے۔

میں اُس میٹنگ کو جو ایک مرتبہ شہر شکاگو کے نزدیک فراہم ہوئی کبھی نہیں بھولونگا۔ کوئی ڈیڑھ سو خادمان خدا پرانے درختوں کے نیچے اور اُس اونچی جگہہ کے اوپر جہاں قدیم زمانہ میں لوگ اپنے مُردے گاڑا کرتے تھے مجھے اور ڈاکٹر دلبر چیپمن کو آگے بلاکر۔ جمعہ کا روز اور تیسرے پہر کا وقت تھا جب اِن خادمان دین نے درختوں کے نیچے بیٹھکر ہم سے طرح طرح کے سوال پوچھنے شروع کئے تاکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ ہم کن خیالات اور کون سی تعلیمات کے ماننے والے ہیں جب وہ اپنے تمام سوالات پوچھ چکے میں نے اپنے ساتھی کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپ اپنا تجربہ بیان کیجئے۔ وہ کہنے لگے کہ "میں ایک دن نہایت آزردہ خاطر سا ہو رہا تھا۔ کیونکہ مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا میرا تمام کام ضایع اور میری ساری محنت بے پھل اور رایگاں گئی ہے اِسی حالت میں تھا کہ اتفاق سے ایک نیو یارک اخبار میرے ہاتھ لگ گیا۔ جب میں اُسے پڑھنے لگا میری نظر اِسی فقرہ پر پڑی "ہر آدمی کی کامیابی کا انحصار اِس بات پر ہے کہ وہ دریافت کرے کہ آیا وہ خدا کے لئے آپ کام کرتا ہے یا خدا کو اپنے میں سے کام کرنے دیتا ہے" اِس جملہ کو پڑھتے ہی میں نے جان لیا کہ میں تو اب تک خدا کے لئے کام کرتا رہا ہوں۔ اُسی وقت میں اپنے گھٹنوں پر گرا اور میں نے کہا اے میرے خدا آگے کو میں تیرے لئے کام نہیں کرونگا۔ دیکھ میں تیرے سامنے حاضر ہوں اب تو اپنے آپ کو مجھ میں انڈیل اور خود اپنے تئیں اوروں تک پہنچا۔ اِس بات نے میری زندگی کو بالکل بدل دیا" یہہ سنکر ہم سب جتنے حاضر تھے سجدے میں جھکے اور ہم میں سے ہر ایک نے باآواز یہہ کہا اے خدا آگے کو میں تیرے لئے نہیں بلکہ تو مجھ میں سے روشن ہو۔

میرے بھائیو اور بہنو کیا تم آج اپنے دلوں کو اُس کے لئے کھولتے ہو؟ اِن سطور کو اِس طرح نہ پڑھو اور نہ اُن کی نسبت یہہ خیال کرو کہ گویا میں ایسے بھیدوں کی باتیں کرتا ہوں جو محض خیالی اور ہماری طاقت سے بعید ہیں۔ بلکہ یہہ خیال کرو کہ یسوع خود تمہارے ساتھ یوں بول رہا ہے کہ

گویا تم ہی اکیلے اُس کی بات کو سُنتے اور اسے قبول کرتے ہو۔ اور اگر تم اُس کے ساتھ ایسے ایمان کے رشتہ سے مربوط ہو جاؤ جو صرف مانگتا ہی نہیں بلکہ لیتا بھی ہے۔ ایسے ایمان کے رشتہ سے جو خدا کو قایم کرنیکا موقعہ دے۔ ایسے ایمان سے جو اُس کے سامنے انتظاری کے ساتھ خاموش پڑا رہے تا وقتیکہ وہ اپنے ارادوں کو تم میں پورا نہ کرے ہاں اگر تم اُس وقت جبکہ اپنے پلپٹ پر کھڑے ہو یا کھُلے میدان میں منادی کر رہے ہو یا اپنی کلاس میں پڑھا رہے ہو۔ یہہ ایمان لاؤ کہ خدا تمہارے خیال۔ تمہارے کلام اور تمہارے فعل میں سے اپنی بھرپوری بہا رہا ہے تو تمہاری تمام زندگی جو اب محنت اور مشقت اور مشکلات سے پُر ہے بالکل تبدیل ہو جائیگی لیکن شاید آپ یہہ کہیں کہ میرا ایمان تو بہت تھوڑا ہے مگر میں یہہ کہتا ہوں کہ خواہ تمہارا ایمان تھوڑا ہو یا بہت اُسکا کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ تمہارے ایمان کی مقدار سے تمہیں کچھ فایدہ نہیں پہنچتا بلکہ تمہاری مدد اُس شخص سے آتی ہے جس پر تمہارا ایمان ہے اب شاید کوئی آدمی یہہ کہتا ہو آہ میرا ایمان کیسا کمزور ہے۔ میرے دوست اگر تم دریا کو ذرا مُہلت دو تو وہ تنگ سے تنگ چھیدوں میں سے بھی اپنے لئے راستہ نکال لیگا۔ اِسی طرح تمہارے ایمان کا ظرف خواہ کیسا ہی تنگ کیوں نہ ہو اگر تم خدا کو کافی مُہلت دیدو تو وہ اپنی ساری ہستی کو تمہارے اندر جاری کر دیگا۔ ایمان نہیں بلکہ ایمان کا مرکز ایمان کا مورد یہہ کام کر سکتا ہے شاید کوئی یہہ کہے میں کیا کروں میں تو بنجر زمین ہوں اور اُسکا ایسا کہنا کچھ تعجب کی بات نہیں پر سنو۔ ”میں ٹیلوں پر نہریں اور وادیوں میں چشمے کھولونگا میں صحرا کو تالاب اور سوکھی زمین کو“ ”اور تم خاص سوکھے ہو؟“ ”پانی کی نہریں کرونگا“

”لیکن اُس نے یہہ روح کی بابت کہا“ ہمیں اُسکی نسبت زیادہ تر سُننا چاہئے۔ ”روح القدس اب تک نہ اُتری تھی اِس لئے کہ یسوع ہنوز اپنے جلال کو نہ پہنچا تھا“ آپ اِسکا مطلب بہت جلد سمجھ سکتے ہیں۔ یعنے آسمان پر جا کر یسوع کی ماہیت وسیع ہو گئی تاکہ پنتیکوست کے انعام کی بھرپوری کو اپنے میں بھیجے بدیں غرض کہ اُسے لوگ نسل انسانی کے مرنے سے پہلے وہ روح پاک کو صرف اپنے لئے لے سکتا تھا اور جبتک اُسنے اُس جلال کو جو وہ دنیا کے پیشتر باپ کے ساتھ رکھتا تھا نہ پایا۔ اور اُسکی انسانی ذات تبدیل اور وسیع نہ ہوئی تبتک اُسے ٹھہرنا پڑا لیکن جب اُسنے عروج پایا تب باپ کو پسند آیا کہ روح پاک کا کمال اس میں بسا کرے۔

اب جن شرائط سے کوئی بات دنیا میں واقع ہوتی ہے اُسی طرح وہ ہر متنفس میں بھی واقع ہو سکتی ہے جو باتیں خدا گروہوں کیلئے اپنے انتظام میں کرتا ہے وہی ہر ایک آدمی کیلئے بھی ہوتی ہیں پس شرط یہہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے دل میں پنتیکوست سے پہلے مسیح کا عروج آسمانی واقع ہو سو اُسے اپنے دل کے آسمان پر جگہہ دینی چاہئے۔ کیا تم نے اُسکو یہہ جلال دیا ہے؟ کیا تم نے اُسے اپنے دل کا اپنی زندگی کا بادشاہ بنایا ہے؟ کیا تم نے اُسے تخت پر بٹھایا ہے؟ کیا تم نے اُسے وہی رتبہ دیا ہے جو خدا باپ نے دیا ہے یعنے اُسے اپنا حاکم اور بادشاہ مانا ہے؟ اگر نہیں تو آج ہی اُسے اپنے دل کے آسمان پر عروج فرما ہونے دو قید کو قید کرنے دو اپنے باطن کے عالم بالا پر سرفراز ہونے دو اپنے دل کا تخت اُسکے سپرد کر دو اور اُسے اپنی روح کے ہر ایک خیال اور جذبہ اور ارادے اور خواہش پر پورا پورا اختیار دو۔ ہاں جب تم اُسے جلال دوگے اور جب تم اپنی ہستی کا دروازہ اُس کیلئے کھولوگے تاکہ تم اُسے ایسا قبول کرو کہ وہ تمہارا ہی ہو جائے۔ تب وہ روح پاک کو تم میں جاری کریگا اور پانی کی ندیاں تمہاری زندگی سے بہہ نکلیں گی۔

”اِسلئے کہ یہہ وعدہ تم سے اور تمہارے لڑکوں سے ہے اور اُن سب سے جو دور ہیں۔ جتنوں کو ہمارا خداوند خدا بلائے“ ”تاکہ ابراہیم کی برکت غیر قوموں تک یسوع مسیح سے پہنچے کہ ہم ایمان سے اُس روح کو جسکا وعدہ ہے پاویں“ از مسیحی

پادری۔ الیف۔ بی۔ مائر صاحب

بقیہ

اظہار ضروری

بابت جواب مضمون تردیدی

مسٹر۔ ایم۔ جے۔ پانڈے

دیکھو نورافشاں مطبوعہ ۲ فروری ۱۸۹۹ء

قولہ۔ ”اگر یہہ نمونہ کی دعا نہ ہوتی تو ہم نہیں جانتے کہ کس طرح سے دعا مانگتے اور مانگتے بھی تو معلوم نہیں کہ کیا مانگتے“

اقول۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ مدرسہ علم الہی کے نزدیک ایک مسیحی ہو کر ایسا جملہ تحریر کرے جس حال کہ روحانی کلام صاف صاف فرماتا ہے۔ سُنئے ”اسیطرح روح بھی ہماری کمزوریوں میں ہماری مدد کرتی ہے۔ کیونکہ جیسا چاہئے ہم نہیں جانتے کہ کیا دعا مانگیں۔ پر وہ روح ایسی آہیں بھر کے جنکا بیان نہیں ہو سکتا ہماری سفارش کرتی ہے“ (رومیوں ۸: ۲۶) اور نہ صرف دعا بلکہ ہر ایک بات جو خدا کے جلال اور اُسکی بزرگی کے لئے ہم دلیرانہ طور پر کہتے ہیں۔ اُسکے کہنے والے ہم نہیں بلکہ خدا کی پاک روح ہے دیکھو مرقس ۱۳: ۱۱

قولہ۔ ”اب ہمکو چند باتیں نمونہ کی دعا کے بارہ میں لکھنی ضروری معلوم ہوتی ہیں۔ تاکہ ہم جان لیویں کہ یہہ دعا ہماری روزمرہ دعاؤں کا نمونہ ہے مہربانی کرکے کہیں تو ثابت کر دیں کہ یہہ روزمرہ دعاؤں کا نمونہ ہے یا یوں کہو کہ اس سے ہم جان سکتے کہ ہمیں کسطرح دعا مانگنی چاہئے نہیں روح سکھلانیوالی ہے دیکھو رومیوں ۸: ۲۶) اس نمونہ کی دعا میں وہ باتیں پائی جاتی ہیں جو تمام بائبل میں پائی جاتی ہیں“

اقول۔ راقم نے بھی دعا کے جملوں کی نسبت کوئی بات اپنی من گھڑت تو نہیں لکھی بلکہ وہی لکھا گیا ہے جو خدا کے زندہ کلام یعنے تمام بائبل کے پُرانے اور نئے دونوں عہدناموں میں پایا جاتا ہے۔ اور اگر راقم کا وہ خیال غلط ہے تو آپ یا کوئی دوسرے صاحبان

پنجاب کرسچن میوچوئل ریلیف فنڈ کے قواعد

۱- نام - اِس فنڈ کا نام پنجاب کرسچن میوچوئل ریلیف فنڈ ہوگا- اور اِسکے متعلق کاروبار کا دفتر فی الحال بٹالہ (ضلع گورداسپور) میں مقرر کیا جائیگا-

۲- مقصد - اِس فنڈ کا مقصد یہہ ہوگا کہ ہندوستانی مسیحی جماعت کے غریب ممبر اپنے اپنے خاندان یا متعلقین کی پرورش کا انتظام باہمی امداد کے طریق پر کر سکیں-

۳- شرائط داخلہ - تمام ہندوستانی مسیحی جو پنجاب میں سکونت رکھتے ہیں اور جنکی عمر تیس برس سے پچاس برس تک ہو اس میں شامل ہو سکیں گے- بشرطیکہ وہ بالکل تندرست اور پرہیزگار ہوں- صحت کا سارٹیفکٹ کسی ڈاکٹر سے لیا جائیگا- چال چلن کی نسبت کوئی پادری صاحب تصدیق کرینگے-

۴- داخلہ کی درخواست - داخلہ کی درخواست یا براہ راست اِس فنڈ کے سکرٹری کے سامنے پیش کیجائیگی یا بوساطت اِس فنڈ کے لوکل ایجنٹ کے-

۵- درخواست کی منظوری - سکرٹری جسقدر جلد ہوسکے درخواست کی منظوری کا جواب سائل کو بھیجیگا-

۶- فیس داخلہ - ہر ایک ممبر داخل ہونیسے پیشتر فیس داخلہ جسکی تعداد دفعہ ۱۴ میں دیکھو سکرٹری کو ادا کریگا- جو شخص درخواست کی منظوری کی اطلاع پانے سے ایک ماہ کے اندر داخلہ ادا نکرے اُسکو از سر نو درخواست پیش کرنی پڑیگی-

۷- چندہ - ہر ایک ممبر ہر سال متفرق اخراجات کیلئے پیشگی ادا کریگا- جو شخص اپنا چندہ سال کی اول سہ ماہی میں ادا نکرے وہ اِس فنڈ کے تمام حقوق سے محروم کیا جائیگا-

۸- ممبری کا سارٹیفکٹ - سکرٹری ممبری کا سارٹیفکٹ بموجب نقشہ الف دیگا- اگر کوئی ممبر کسی اور شخص کو زر واجب الوصول کا حقدار نامزد کرنا چاہے اور اپنا سارٹیفکٹ واپس کرے یا اگر اصل سارٹیفکٹ گم یا تلف ہوجاوے تو ممبری کا ایک نیا سارٹیفکٹ دیا جائیگا-

۹- حقدار ونکا زر واجب الوصول - ہر ایک ممبر مندرجہ رجسٹر کے انتقال پر باقی تمام ممبران بذریعہ لوکل ایجنٹ کے سکرٹری کو ہر چندہ بعد ملنے اطلاع کے ادا کرینگے- اور یہہ رقم چندہ حقدار یا حقداروں یا متوفی کے قانونی وارثوں کو دیجائیگی-

۱۰- عدم ادائگی کی تاوان - اگر کوئی ممبر بعد ملنے باضابطہ اطلاع کے ایک ماہ کے اندر اپنا چندہ ادا کرنے میں کوتاہی کرے تو اُسکا نام فہرست ممبران سے خارج کیا جائیگا اور فنڈ پر اُسکا کوئی دعویٰ نہ رہیگا بشرطیکہ وہ کوئی قابل اطمینان وجہ عدم ادائگی کی بیان نہ کر سکے-

۱۱- تبدیل مذہب - اگر کوئی ممبر پروٹسٹنٹ مسیحی مذہب کو ترک کرے تو فنڈ کی ممبری اور حقوق سے اُسکا نام خارج کیا جائیگا-

۱۲- فنڈ کا انتظام - فنڈ کا انتظام ڈایرکٹروں کے ایک بورڈ کے سپرد ہوگا- جسکے پانچ ممبر ہونگے- ان ممبروں کو سی- ایم- ایس- ڈسٹرکٹ نیٹو چرچ کونسل پنجاب اپنے سالانہ اجلاس میں منتخب کریگی-

۱۳- سالانہ رپورٹ - فنڈ کی کارروائی کی رپورٹ ہر سال چرچ مشن سوسائٹی ڈسٹرکٹ چرچ کونسل کی رپورٹ کے ساتھ شائع ہوا کریگی- اور بذریعہ لوکل ایجنٹ کے فنڈ کے ممبروں میں تقسیم کیجائیگی-

۱۴- سکرٹری کے ساتھ خط وکتابت - تمام خط وکتابت لوکل ایجنٹ کے ساتھ ہوگی- اور رقوم چندہ بھی اُسی کو ادا کیجائینگی- ان لوکل ایجنٹوں کو ڈایرکٹروں کا بورڈ مقرر کریگا-

داخلہ کی مقدار مندرجہ ذیل ہوگی

۲۰ سال کی عمر سے ۳۰ سال تک ۸ر

۳۰ .... ۴۰ .... عصر

۴۰ .... ۵۰ .... عگر

۱۵- قواعد کو بدلنا اور بڑھانا - ممبروں کو اختیار ہوگا کہ فنڈ کے قواعد کو بڑھانے یا ترمیم کرنے کی تجویز پیش کریں- اِس قسم کی تجویز تحریر کرکے سکرٹری کے پاس بھیجنی چاہیے تاکہ ڈایرکٹروں کا بورڈ اُسپر غور کرے- اور بعد ازاں قطعی فیصلہ کیلئے سی- ایم- ایس- چرچ کونسل کے سالانہ جلسہ میں پیش کیجائیگی-

نقشہ الف

پنجاب کرسچن میوچوئل ریلیف فنڈ

ممبری کا سارٹیفکٹ

مقام بٹالہ مورخہ .... سنہ ۱۸۹ء

میں تصدیق کرتا ہوں کہ ...... جسنے پنجاب کرسچن میوچوئل ریلیف فنڈ کے داخلہ کی تمام شرائط کو پورا کیا ہے اور اُسکے موجودہ اور آیندہ قواعد کے پابند رہنے کا وعدہ کرتا ہے اور فیس داخلہ ادا کردی ہے اُسکا نام نمبر ...... پر درج رجسٹر کیا گیا ہے- اور مندرجہ ذیل شخص رقم واجب الوصول کا مستحق نامزد کیا گیا ہے- جو بوقوع انتقال ...... مذکورہ بالا کے بعد تشفی ڈایرکٹران فنڈ بہ نسبت انتقال متوفی کے ادا کیجائیگی- بشرطیکہ یہہ سارٹیفکٹ فنڈ کے مابعد کے قواعد کے رو سے ردی نہ ٹھہرایا جائے-

پورا نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورا پتہ				
				[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نمبر								
[illegible]								

دستخط سکرٹری   دستخط چیرمین آف دی بورڈ آف ڈایرکٹرز

مسیحیوں میں جو صاحبان اِس فنڈ میں شامل ہونا چاہیں وہ اپنی درخواست معہ صاف پتہ ونشان کے براہ راست یا اپنے پادری کے ذریعہ راقم کے پاس بھیجدیں؛

راقم مشتہر

(دستخط) (بابو) آئی- سی- سنگھا

ہیڈ ماسٹر بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

مضامین مفید المبتدیین

بقیہ

گیارھواں سبق

(خلاصہ)

(دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۳ فروری ۱۸۹۹ء)

(ہارونکے بیٹوں اور مسیح کے مقدسونکا مقابلہ اور انکا)

(خلاصہ)

ہارون اور اُس کے بیٹوں کا مخصوص کیا جانا:

(احبار ۸ باب ۱ آیت)

یہہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم میں اور مسیح میں کسی طرح جدائی نہیں ہو سکتی ہے (رومیوں ۸ باب ۳۵ و ۳۹ آیتیں-

(۱) (احبار ۸ باب ۶ آیت) وے کس ترتیب سے مقرر کئے گئے تھے- ہارون اور اُس کے بیٹے آگے لائے گئے تھے- مطلب یہہ ہے کہ مسیح اور مسیح کے ایماندار ساتھ مخصوص کئے جاتے ہیں وہ برکت جو سردار کاہن کو ملتی تھی ہم سب کو مل سکتی ہے (عبرانیوں ۲ باب ۱۳ (یوحنا ۱ باب ۹) (یسعیاہ ۴۳ باب ۱۰) ہارون بغیر بیٹوں کے برکت نہیں پاتا تھا- اور بیٹے بغیر باپ کے برکت نہیں پاتے تھے- ہم بغیر مسیح کے کوئی برکت نہیں پا سکتے ہیں+

خداوند مسیح پاک رُوح کی برکت سے پیدا ہوا تھا ہم بھی رُوح پاک سے سر نو پیدا ہوتے ہیں- خدمت کرنے کے پیشتر مسیح نے پاک روح کا بپتسمہ پایا- ہم بھی اُسی طرح پا سکتے ہیں- جس طرح پطرس اور باقی رسولوں نے پنتی کوست کے دن رُوح القدس کا بپتسمہ پایا-

مسیح نے پاک رُوح کے وسیلے سے آپ کو قربان کیا پاک رُوح کے وسیلے سے ہم کو بھی اپنے تئیں قربان کرنا چاہئے (۱- یوحنا ۳ باب ۶ آیت) (عبرانیوں - ۹ باب ۱۴ آیت)

(۲) (وے لائے گئے تھے) یہہ مطلب ہے کہ لوگوں میں سے چُنے گئے تھے- ہم بھی اِسی طرح اور لوگوں سے الگ کئے گئے ہیں اور مسیح نے ہم کو چُن لیا ہے (یوحنا ۵ باب ۱۶ و ۱۹) (یسعیاہ- ۴۲ باب ۱۲ آیت) (یوحنا ۷ باب ۸ و ۱۴ آیات) (رومیوں ۸ باب- ۳۰) ۱- پطرس ۱ باب ۱۵ آیت)

(۳) (اُن کو پانی سے نہلایا گیا) (افسیوں ۵ باب ۲۶ آیت) (یوحنا ۱۵ باب ۳ آیت) پانی کا مطلب کلام ہے- سو ہم کلام کے غسل سے پاک کئے گئے ہیں+

(۴) (ہارون کا نئے لباس سے چھپایا جانا) ہم لوگ مسیح کی کاملیت میں چھپ جاتے ہیں؛

(۵) (ہاروں اور اُس کے بیٹوں کے سر پر تیل ملنا) پھر وہ ممسوح ہو جاتا تھا (خروج ۳۰ باب ۲۳ و ۳۳ آیات) ہم لوگ پاک رُوح کے تیل سے ممسوح کئے جاتے ہیں- اوّل (خروج ۳۰ باب ۲۳ و ۲۴) تیل سب سے اچھی اور بیش قیمت چیز سے بنایا جاتا تھا+ دوئم (خروج ۳۰ باب ۲۵ آیت) وہ تیل بڑی حفاظت کے ساتھ بنایا جاتا تھا+ سوئم (خروج ۳۰ باب ۳۲ و ۳۳) اُس کی مانند کوئی اسرائیلی تیل بنا نہیں سکتا تھا- کیونکہ وہ پاک تیل تھا- جو صاف رُوح القدس کا ایما تھا+ چہارم (خروج ۳۰ باب) وہ تیل نہایت ہی مقدس تھا+ پنجم- وہ تیل جس چیز پر چھڑکا جاتا تھا وہ چیز خدا کی ہو جاتی تھی+ صاف رُوح القدس کا نشان ہے+

(۶) (وہ تیل ہارون کے سر پر چھڑکا جاتا تھا) (احبار ۸ باب ۱۲ آیت) یہہ تیل ہاروں کے سر پر سے ڈاڑھی پر اور ڈاڑھی سے پیراہن پر گرتا تھا- (زبور ۱۳۳ تمام) تیل کثرت سے چھڑکا جاتا تھا مسیح پر بھی تیل چھڑکا گیا (یوحنا ۳ باب ۳۴)- خدا پیمائش کر کے رُوح نہیں دیتا- یعنے پاک رُوح کثرت سے مسیح پر آیا- اور وہ اُس سے ملبّس ہوا- اِس تیل کا صاف مطلب پاک رُوح کی بھرپوری ہے اور پاک رُوح ہے- (یوحنا ۳ باب ۳۴ آیت) (یوحنا ۱ باب ۳۲ و ۳۳ آیات)

(۷) (احبار ۸ باب ۱۴ و ۲۳ آیات) خطا کی قربانی بھر ہوئی+

(۸) (احبار ۸ باب ۳۰ آیت) اِس قربانی کے بعد ہارون کے بیٹے تیل اور لہو سے ممسوح ہوئے- اُن سبھوں پر لہو کا نشان تھا+ پیشتر اِس کے کہ خداوند مسیح نے اپنے آپ کو قربان کیا رُوح سے ممسوح کیا گیا تھا+ اور لہو کا نشان ہارون اور اُس بیٹوں پر لگایا گیا+ جسطرح ہم پر کہ ہم مسیح کے خون سے خریدے ہوئے ہیں؛

(۹) (احبار ۸ باب ۲۳ و ۲۴ آیات) پھر لہو اُن کے کان پر لگایا گیا کہ وے ایسے پاک ہوویں کہ پھر بیوقوفی کی گفتگو نہ سُنیں- کہ اُن کا کان بھی خداوند کا ہو چکا تھا (افسیوں ۵ باب ۴ آیت) اور مسخری اور بیہودہ گوئی یا ٹھٹھہ بازی جو مناسب ہے نہ ہووے- بلکہ بیشتر شکرگذاری کیجاوے؛

العبد

جان کینڈل

واعظ انجیل

شادیوال

واقعات اور رائیں

الہ آباد کی کنونیشن۔ جیسا کہ امید تھی الہ آباد کی کرسچن انڈیور سوسائٹی اور سٹوڈنٹ والنٹیر موومنٹ کی مشترک کنونیشن بڑی کامیابی کے ساتھ ہوئی قریباً ہندوستان کے ہر صوبے کے ڈیلیگیٹ موجود تھے۔ ۱۷، ۱۸ اور ۱۹ جنوری تین روز تک متواتر جلسے ہوتے رہے۔ پہلے روز کے مضامین۔ صبح کا پہلا حصہ یعنی دعا اور باقاعدہ بائبل کے مطالعہ میں خرچ کرنے کی نسبت نصیحت دی گئی۔ مسٹر مارٹن "مسیح کی زندگی کے تین پہاڑ" کے مضامین پر وعظ کیا اس میں ذیل کے تین موقعوں کا حوالہ دیا گیا (۱) لوقا ۴: ۶ (۲) لوقا ۹: ۲۸ و ۲۹ و ۵۱ (۳) متی ۲۸: ۱۶-۱۸۔ لاہور کی مس ویدرلی اور چند اور صاحبان نے کرسچن انڈیور سوسائٹی کے بیچ کے فواید پر تقریریں کیں۔ مسٹر مارٹن نے رومیوں ۵: ۱۷ کے آخری حصے پر درس دیا۔ دوسرے روز کے مضامین۔ ڈاکٹر آر۔ اے۔ ہیوم نے بتلایا کہ ہمارا وقت خدا کا ہے اور ہم ہر قسم کے کام میں جو وقت صرف کرتے ہیں مناسب ہے کہ اس غرض سے کریں کہ اُس کام سے خدا کا جلال ظاہر ہووے۔ پادری جی۔ ایل۔ وارٹن صاحب کی وعظ کا مضمون یہہ تھا کہ "خدا کا حق ہمارے روپیہ پر" اُس کے متعلق انہوں نے ذیل کے امور بیان کئے۔

(۱) خدا ہر ایک چیز کا مالک ہے دیکھو ۵۰ زبور ۱۲ وحجی ۲: ۸ و ۱۔ قرنتی ۶: ۲۰۔

(۲) ہم کہاں تک کسی چیز کو اپنا کہہ سکتے ہیں دیکھو ۹۵ زبور ۱۶ یشوع ۱: ۱۶ متی ۵: ۵۔

(۳) خدا کا ہمارے روپیے کے دسویں حصے پر خاص حق ہے۔ گنتی ۱۸: ۲۱ و ۲۲ احبار ۲۷: ۳۰۔

(۴) اگر یروشلم میں ہیکل کی خدمت کے لئے روپیہ کی ضرورت تھی تو کتنا زیادہ آج کل تمام دنیا میں انجیل کی خوشخبری پہنچانے کے لئے ضرورت ہے

(۵) باقاعدہ دسواں حصہ دینے سے خدا برکت دیتا ہے۔ ملاکی ۳: ۱۰۔

مسٹر مارٹن بے خودی کی زندگی اور روح القدس کی بھرپوری پر درس دئے۔ تیسرے روز کے مضامین۔ پادری۔ آر۔ برجز صاحب نے جانوں کے بچانے کی ضرورت پر درس دیا۔ مسٹر مارٹن نے بھی اس مضمون پر وعظ کیا اور مسیحی کارندے کی پانچ خاصیتیں بیان کیں۔ (۱) خود آگاہی کی ترک۔ اعمال ۹: ۳۴ (۲) پُرانے طریقوں کو چھوڑنے کے لئے تیار رہنا اعمال ۱۰: ۱۴ (۳) روح کی ہدایت اعمال ۱۰: ۱۹ (۴) پوری فروتنی اعمال ۱۰: ۲۵-۲۶ (۵) مسیح کی بزرگی اعمال ۱۰: ۳۶-۳۸۔ مسٹر مارٹن نے یوحنا ۷: ۳۷ پر درس دیتے ہوئے اس آیت کے تجربے کو حاصل کرنے کی دو شرطیں بیان کیں (۱) مسیح کے پاس آؤ۔ (۲) مسیح پر یقین رکھو۔

مسٹر مارٹن کی تاثیر۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں جہاں جہاں اب تک مسٹر مارٹن نے وعظ کئے ہیں سُننے والوں کو بہت فایدہ پہنچا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس پاک تاثیر کا سبب مسٹر مارٹن کی کوئی ذاتی خوبی نہیں ہے بلکہ یہہ ہے کہ انہوں نے اپنے تئیں کلی طور پر خداوند کے سپرد کر دیا ہے کہ خداوند اُن کو اپنا اوزار بنا کر کام کرے۔ اُنہوں نے اپنی وعظوں میں بار بار اس بات پر زور دیا ہے کہ مسیح کے لوگ اور خاصکر وہ جو بشارت کے کام کے واسطے مخصوص کئے گئے روح کی تاثیر کے وسیلے ایک نل ہیں جن کے ذریعے سے زندگی کا پانی پہنچایا جاوے۔ پیارے ناظرین اگر آپ چاہتے ہیں کہ خداوند آپ کو بھی استعمال کرے تو مسٹر مارٹن کے مندرجہ ذیل الفاظ پر غور کرو کہ جو انہوں نے الہ آباد کی کنونیشن میں فرمائے۔ ہم اُن نلوں کو بند نہ ہو جانے دیں۔ ایک جگہہ ایک نل تھا جس سے بہتوں کو پانی پہنچتا تھا یکایک وہ نل بند ہو گیا اور سب کو بڑی تکلیف اور پریشانی ہوئی۔ کھولنے سے معلوم ہوا کہ نل میں ایک مینڈک پیدا ہو کر اس قدر بڑھ گیا ہے کہ پانی نل کے اندر سے گذر نہیں سکتا۔ اسی طرح گناہ ہمارے دل میں بڑھکر روح کو اس قدر روکتا ہے کہ ہمارے کام کا کچھ اثر نہیں ہو سکتا ہم خدا سے مدد پاکے اپنے تئیں جانچیں نہ ہو کہ ہمارے دلی نل میں کوئی مینڈک پھنسا ہوا ہو۔

الہ آباد میں بشارت کے جلسے

کنونیشن کے ختم ہونے کے بعد الہ آباد میں انجیل کی بشارت ہوتی رہی وہ مختصر حال مخزن مسیحی یوں بیان کرتا ہے "ایک ہفتے تک یہہ جلسے جاری رہے اور خدا کا شکر ہو کہ اُس نے اپنے بندوں کے ذریعے روح کی معرفت لوگوں کے دلوں کو قایل کیا۔ شہر میں کئی ایک شخصوں نے جلسوں کے اختتام پر پادری صاحبان سے گفتگو کی اور اپنی مشکلات پیش کیں۔ کئی ایک نے ارادہ ظاہر کیا کہ وہ تحقیقات میں لگے ہیں اور غالباً جلد مسیح کے پیرو ہو جاوینگے۔ خدا اُنکی مدد و ہدایت کرے"

کوریا کی رسم۔ کوریا کے مسیحیوں میں دستور ہے کہ وہ سبت کے روز اپنے اپنے گھر پر کوریا کا چھوٹا سفید جھنڈا کھڑا کر دیتے ہیں۔ اس جھنڈے سے یہہ غرض ہے کہ لوگ جان لیویں کہ اس گھر کے رہنے والے مسیحی ہیں اور کہ آج کا دن مقدس ہے۔ کاشکہ ہندوستانی مسیحی بھی سبت کو مناسب طور سے ماننے کی طرف متوجہ ہوں۔ ہمارے خیال میں ہندوستانی مسیحی سبت کی بہت کم پرواہ کرتے ہیں اگر وہ اُس دن کو اپنی روحانی حالت پر سوچنے اور دوسروں کی بھلائی کرنے خداوند کی رفاقت

رسید زر

پادری اے۔ پی کیلسو [illegible] ای جوزف علایم الدین۔ [illegible]
پادری۔ ای۔ ایف۔ وگرم۔ [illegible] پادری ایچ ہینبز [illegible]
مسٹر اے۔ پیٹر [illegible] گمنام [illegible]
مس ہیرس۔ [illegible] پادری جے۔ الف الف رانگے۔ [illegible]
پادری۔ ڈبلیو۔ ایس کیلی۔ [illegible] پادری کے۔ منو ہا۔ [illegible]

غزل

سارے دنیا سے بھی بڑھکر ہے پیارا عیسیٰ
دل و جاں سے ہے فدا تیرا تو بندا عیسیٰ
سخت مشکل میں میرے کام تو ہی آتا ہے
یار ہے تیرے سوا کون ہمارا عیسیٰ
ہم بھی میزان الٰہی میں تو کم نکلے تھے
پر تیرے فضل کا ہے ہم کو سہارا عیسیٰ
بھسم ہی کرنے کو تھی نار جہنم بے شک
پر ہمیں تو نے ہے جاں دیکے بچایا عیسیٰ
ہے دعا شاد کی یہ تجھ سے ای میرے منجی
پار کر بحر تفکر سے تو بیڑا عیسیٰ

راقم۔ دینا ناتھ شاد

ضرورت

ایک عیسائی لائق نیٹو ڈاکٹر سند یافتہ جس کے چارج میں ایک بڑی ڈسپنسری ہوگی درکار ہے۔ تنخواہ ساٹھ روپیہ۔ مکان مفت لیکن فیس کی آمدنی مشن کی ہوگی۔ درخواست کنندگان اپنی درخواستیں معہ اسناد نیک چلنی مجھ مشتہر کے پاس بھیجیں۔

المشتہر۔ ڈاکٹر ٹی۔ ایل۔ پنیل صاحب میڈیکل مشن بنوں

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

سکول ہذا میں جماعت چہارم انٹرنس کا سلسلۂ تعلیمی سن رواں کے واسطے ۱۵ ماہ حال سے شروع ہوگیا ہے۔ جن مسیحی طلبا نے امسال مڈل کا امتحان دیدیا ہے فوراً شامل ہو سکتے ہیں۔

(۲) اسکول کا پرائمری و مڈل کا تعلیمی سال ۱۷ فروری سن حال سے شروع ہوگا یعنے ترتیب جماعتوں کی ہوگی۔ لہذا وہ مسیحی طلبا جو پرائمری یا مڈل میں تعلیم پانی چاہتے ہیں۔ اُنکو ۱۷ فروری کو پہنچ جانا چاہیے۔

(۳) اس سکول میں پرائمری کی تعلیم کا سلسلہ بجائے دو سال کے ایک سال میں اور مڈل کا بجائے تین سالوں کے دو سالوں میں ختم کیا جاتا ہے۔ اس طرح سے والدین طلبا کو دو سالہ فایدہ فیس ہے نیز علاوہ ازیں وقت کی بچت ہوتی ہے۔

پراسپکٹس نیز دیگر دریافت طلب امورات کے واسطے پرنسپل صاحب مدرسہ سے خط و کتابت ہونی چاہیے

اشتہار

اسکاٹش مشن مڈل اسکول ضلع سیونی چھپارا کیلیے ایک تجربہ کار مسیحی اُستاد کی ضرورت ہے جو زبان اردو کی تیسری یا چوتھی کتاب بخوبی پڑھا سکتا ہو بلکہ پڑھایا بھی ہو حساب اور جغرافیہ میں بھی کچھ دخل ہو۔ تنخواہ مبلغ دس پندرہ روپیہ ماہوار ملیگی اور سفر خرچ بھی ملیگا۔ درخواست کنندہ اپنی عرضی اور چال چلن اور تجربہ کاری اور لیاقت کے سارٹیفکٹ جناب پادری۔ جے۔ مکنیل صاحب بہادر کے پاس ماہ فروری اور مارچ کے اندر ضلع سیونی چھپارا۔ سی۔ پی۔ بھیجیں۔ ملازمت پختہ ہے بشرطیکہ چال و چلن ٹھیک ہو۔

المشتہر

ڈی۔ کیمرن۔ ضلع سیونی چھپارا۔ سی۔ پی۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلیے پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹورکیپر۔ این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو۔

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپیوں کی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک فی کاپی معہ ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
قیمت تین کاپی یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
طالبعلموں کیلیے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

پادری ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وائی کے اہتمام سے چھپا۔